ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

الفضل

THE ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱
دارالامان قادیان
تار کا پتہ الفضل قادیان
ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۸ | ۲۰ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش | ۱۷ رمضان ۱۳۵۹ھ | ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۳۹

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللہِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے میں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابل قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گزشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہوا ہے ؛

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شائد دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے اگر وہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ :-

۱- جیسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے ؛

۲- اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں ؛

۳- اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اُسے پورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے ؛

۴- آپ ایک برگزیدۂ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

۵- اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

۶- اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بھائیوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شامل حال ہو ؛

۷- کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اکتوبر میں پورا ہو جائے ؛

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں ؛

خاکسار :- میرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ اخاء ۱۳۱۹ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔ باوجود نقاہت کے خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت جسم میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج پھر حرارت ہوگئی ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ حرم ثالث کی طبیعت اب بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ البتہ کھانسی کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے ؛

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک پر قادیان کے مختلف محلوں کے احباب مختلف اوقات میں اپنی اپنی مساجد میں اجتماعی طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ آج بعد نماز صبح مسجد محلہ دار الفضل میں اور بعد نماز عشاء و تراویح مسجد اقصےٰ میں دعا کی گئی ؛

ستم بالائے ستم

انبالہ میں احمدی میاں بیوی کو قتل کرنے کے بعد انکے مکان میں نقب زنی

اس سے قبل حاجی میراں بخش صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے افسوسناک قتل کا واقعہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ کار خاص کی پولیس نے نابالغ ملازم کے علاوہ اس کے دو بڑے بھائیوں اور والد کو گرفتار کیا ہے۔ اور اس کا چالان پیش ہو رہا ہے۔ ابھی یہ زخم ہمارے دلوں میں تازہ ہی تھا۔ کہ ۱۲/۱۳ اکتوبر کی درمیانی شب کو حاجی صاحب مرحوم کے مکان میں چوری کی واردات ہوئی۔ اور تقریباً ۹ بجے شام ہی چور نے داخل ہو کر ان کے مکان کے فرش میں جو زیور اور روپیہ حاجی صاحب مرحوم نے دبا رکھا تھا نکال لیا۔ حاجی صاحب مرحوم اپنا روپیہ کسی بنک یا امانت فنڈ میں نہ رکھتے تھے۔ بلکہ اپنے پاس گھر میں ادھر ادھر مختلف جگہوں میں رکھتے تھے۔ ان کے پاس کافی روپیہ اور بہت سا زیور طلائی تھا۔ بعد واردات قتل مکان کو پولیس نے سربمہر قفل لگا رکھے تھے۔ چور نے قفل اور مہر کو توڑ کر اندر داخل ہو کر فرش کھود کر زیور اور روپیہ نکالا۔ ملاحظہ پر معلوم ہوا۔ کہ وہ جگہ سب پکے فرش میں کچی تھی۔ اور اس میں ایک ہنڈیا کی جگہ ہے۔ مگر وہ ہنڈیا اب غائب ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ کوئی فہرست وغیرہ نہیں۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کیا کچھ چوری ہوا ہے۔ اس چوری کی بہت کچھ ذمہ داری پولیس پر ہے۔ کیونکہ جائداد مذکورہ اسی کے قبضہ و حراست میں تھی۔ اب تک صرف جائے وقوعہ کا ملاحظہ ہوا ہے۔ افسران متعلقہ کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ محمد مستقیم وکیل انبالہ شہر

مونہہ سے وعدہ کرنیکے بعد خواہ کچھ ہو اسے پورا کرو

حتیٰ کہ

اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"مومن کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جب وہ ایک دفعہ لبیک کہہ دے۔ تو پھر خواہ کچھ ہو اسے پورا کرے۔ تا تمام یقین کے ساتھ فیصلہ کرسکے۔ کہ میرے پاس کتنی طاقت ہے۔ اور اس سے میں نے مقابلہ کرنا ہے۔ وہ کم ہوں یا زیادہ اس کا سوال نہیں۔ کیونکہ دینی کام میں کمی کی وجہ سے حرج نہیں ہوتا۔ لیکن دھوکے سے بڑا ہوتا ہے۔

دین کا کوئی کام بغیر مسیح کے نہیں چل سکتا۔ کئی ضروری کام ایسے ہیں۔ جو محض اس وجہ سے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ کہ شائد لبیک کہنے والوں میں سے ایک گروہ گوہ کھانے والی بھیڑیں ثابت ہو۔ ایسا طبقہ گو تھوڑا ہو۔ مگر ایک کثیر جماعت کی قربانیوں کو جو مخلص اور سچی عاشق اللہ تعالےٰ کی ہوتی ہے خراب کر دیتا ہے۔ یا کم سے کم جماعت کی طاقت کو کمزور کر دیتا ہے۔ پس یہ ایک چیز ہے۔ تو اپنے نفسوں پر رحم کرتے ہوئے میری مان لو۔ پھر دیکھو تھوڑے ہی عرصہ میں کس طرح تمام نقشہ بدل جاتا ہے۔ اپنے اندر مسیح قائم کرو۔ باقی عیوب تمہارے خود بخود مٹ جائینگے۔ اور خدا تعالےٰ ان کو باقی نہیں رہنے دیگا۔ میں پھر یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ اگر اپنے اندر طاقت محسوس نہیں کرتے۔ تو سچائی سے کہہ دو۔ کہ ہم یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے اس سے دین کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ لیکن تم اپنی جان ضرور بچا لوگے دین کے لئے خدا تعالےٰ کوئی اور راستہ کھول دے گا۔ لیکن جب مونہہ سے وعدہ کرلو۔ تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔ پھر دیکھو دنیا کا نقشہ کیسے بدلتا ہے"

تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں کی فوج میں شامل ہونے والے غور سے پڑھیں پھر وہ عہد جو اپنے امام کے حضور انہوں نے کیا ہے۔ اسے اس ماہ کے اندر اندر پورا کرنے کی اس لئے کوشش کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی نصرتیں اور اس کے فضل نازل ہوں اور اسلام کی کشتی منجدھار سے نکل کر اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اذان کی آواز سننے پر کھانا پینا جائز ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ (رواہ ابوداؤد) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اذان کی آواز سن پائے۔ اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اپنی ضرورت پوری کئے بغیر نہ رکھے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کھانا کھاتے یا پانی پیتے ہوئے اذان کی آواز آجائے تو کھانا یا پانی پینا نہ چھوڑے بلکہ اسے پورا کرے بشرطیکہ صبح کی روشنی بہت ہی نمودار نہ ہوگئی ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

164

جنت کی سماوی و ارضی وسعت

رمضان کا بابرکت مہینہ نصف کے قریب گزر چکا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کے بندے اپنے محسن آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کے حکم کے مطابق بعض ان چیزوں کے استعمال سے بھی ایک مقررہ وقت تک پرہیز کرتے ہیں۔ جو حلال اور طیب ہیں۔ ان کا شکور و قدردان خدا بھی ان کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اور فرماتا ہے الصوم لی وانا اجزی بہ کہ لوگ اپنی خاطر مختلف قسم کی عبادتیں کرتے ہیں لیکن روزے کی عبادت میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بہترین بدلہ ہوں۔

حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ۔ یعنی روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک تو افطاری کی خوشی ہے۔ جب کہ وہ کچھ عرصہ تک اکل و شرب اور دوسری چیزوں سے پرہیز کرنے کے بعد ان کے استعمال سے لذت و سرور حاصل کرتا ہے۔ لیکن یہ مسرت تھوڑے وقت کے لئے ہوتی ہے۔ اور عارضی ہے۔ دوسری لذت اس کو اس حالت میں حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ وہ اپنے مولیٰ کی رضا کے لئے ایک لمبے عرصہ تک اکل و شرب اور دوسری ممنوعات صوم سے مجتنب رہتا ہے۔ اور اس کے بدلہ میں رضوان الٰہی کی بے پناہ اور دائمی لذت و سرور سے حظ اٹھاتا ہے۔

—— ۲ ——

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ سابقوا الیٰ مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا کعرض السماء والارض اعدت للذین آمنوا باللہ ورسلہ ... الخ (سورہ حدید) یعنی سبقت اختیار کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت۔ جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ اس پر سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ جنت کی وسعت کو زمین و آسمان کی وسعت کی مانند قرار دینے سے کیا مطلب ہے؟ نظام سماوی اپنی وسعت اور گوناگوں کیفیات سے اس قدر پھیلا ہوا ہے۔ کہ انسانی علم۔ اور سائنٹفک ریسرچ اس کا احاطہ نہیں کر سکے۔ گویا انسانی نقطۂ نگاہ سے سماوی نظام غیر محدود ہے۔ لیکن کرۂ ارض کو انسان اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے۔ اس لئے وہ اس کے لئے محدود ہے۔ پس اگر خدائے ذوالجلال کو جنت کی غیر محدود وسعت کا بیان مقصود تھا۔ تو اس کی وسعت کو سماوی وسعت سے تشبیہ دینی کافی تھی۔ کیونکہ وہ غیر محدود ہے۔ اور غیر محدود اور محدود کا مجموعہ بھی غیر محدود ہی ہوتا ہے۔ پس اس صورت میں ارضی وسعت کو جو محدود ہے۔ سماوی وسعت کے ساتھ شامل کرنا۔ اس کی وسعت میں کسی زیادتی کا باعث نہیں۔ کیونکہ سماوی وسعت پہلے ہی غیر محدود ہے۔ بدیں وجہ ارض کا لفظ آیت میں زائد از ضرورت نظر آتا ہے۔ لیکن نہیں۔ یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ خدائے علیم و حکیم کے کلام میں ہر لفظ حکمت سے رکھا گیا ہے۔ اس حکمت پر غور کرنا ہمارا فرض ہے۔

—— ۳ ——

خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن عظیم مومنوں کی تین قسمیں بیان فرماتی ہے (۱) ظالم لنفسہ (۲) مقتصد اور (۳) سابق بالخیرات۔ ان میں سے پہلی دو قسم کے مومنین اس بلند و بالا مقام پر فائز نہیں ہوتے۔ کہ وہ سفلی زندگی سے بالکل علیحدہ اور دنیوی علائق اور بندھنوں سے بکلی آزاد ہوں۔ انہی کے متعلق حدیث شریف میں الدنیا سجن المومن کے الفاظ وارد ہیں۔ یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ کسی مومن کے لئے؟ اسی کے لئے جو اطمینان قلب کا بلند مقام حاصل نہیں کر سکا۔ اور رضوان یار کا وہ تاج اس کے سر پر نہیں رکھا گیا جس سے وہ اس دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح سمجھے۔ بلکہ ابھی تک اس کو دنیا کی مختلف زنجیریں جکڑے ہوئے ہیں اور وہ نفس لوامہ کی ٹھوکریں کھا رہا ہے بےشک عالم آخرت میں اس کو خدا تعالیٰ کی رحمت ازلی ڈھانپ لے گی۔ اور وہ اس کی جنت میں بہجت و سرور سے بسر کرے گا لیکن نفس لوامہ کی کشمکش اور شیطان لعین کے ہتھکنڈوں نے اس کو آرام و اطمینان کی زندگی اس دنیا میں بسر نہ کرنے دی۔ گویا کہ وہ قید کی مضطرب اور بےچین زندگی گزار کر ہمیشہ کا اطمینان اور سرور حاصل کرنے کے لئے دار الجزاء کی طرف کوچ کر گیا۔

لیکن اس سے ایک بلند مقام ہے اور اس مقام والے مومنین سابق بالخیرات میں شامل ہیں۔ جو نفس مطمئنہ ہے۔ ایسے مومنین جو نہی رضاء الٰہی حاصل کرکے نفس مطمئنہ میں شامل ہوتے ہیں۔ تو فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے ارشاد کے ماتحت اسی وقت جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پس وہ دنیوی علائق سے بکلی مخلصی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور دنیا کے جاہ و جلال اور مال و منال کی مردار سے زیادہ ان کے نزدیک وقعت نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ ان کا ہر قدم پر حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور ان کے قول و فعل سے ہر وقت ؎

الا کل مجد قد طرحت کجیفۃ
وفی کل اوتاتی الی اللہ احلب

کی آواز نکلتی ہے۔ ایسے لوگوں کو ان کے خدا کی طرف سے دو جنتیں دی جاتی ہیں۔ جن کی طرف ولمن خاف مقام ربہ جنتان کی آیت بھی اشارہ کرتی ہے۔ ایک جنت اسی دنیا میں ملتی ہے۔ جس کی وسعت محدود ہوتی ہے۔ اور دوسری عالم آخرت میں ملتی ہے۔ جو اپنی وسعت کے لحاظ سے غیر محدود ہے۔ اور ابدالآباد تک رہے گی۔ پس اسی کی طرف جنت کی وسعت سماوی اور وسعت ارضی اشارہ کرتی ہے۔ یعنی سماوی وسعت سے مراد وہ جنت ہے۔ یا جنت کا وہ حصہ ہے۔ جو مومنین کو عالم آخرت میں ملے گا۔ اور وہ جنت اپنی وسعت میں سماوی وسعت کی طرح غیر محدود ہوگی۔ اور جنت کی ارضی وسعت سے مراد وہ جنت یا جنت کا وہ حصہ ہے۔ جو مومنوں کو اسی دنیا میں رضاء الٰہی۔ تعلق باللہ۔ اور اطمینان قلب کے طور پر ملتا ہے۔ اور جو محدود زندگی کے لحاظ سے محدود ہوتا ہے۔ یعنی جنت اپنی وسعت کے لحاظ سے محدود بھی ہے اور غیر محدود بھی۔ یعنی اس کی وسعت ارضی وسعت کی مانند بھی ہے۔ اور سماوی وسعت کی طرح بھی۔ ہاں یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ مومنوں کو محدود جنت پہلے ملے گی۔ اور غیر محدود جنت یعنی عالم آخرت میں ملنے والی جنت بعد میں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس آیت عرضہا کعرض السماء والارض میں سماوی وسعت یعنی غیر محدود جنت کو پہلے رکھا ہے۔ اور ارضی وسعت یعنی محدود جنت کو بعد میں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے سماوی وسعت کو یعنی عالم آخرت والی جنت کو اس لئے پہلے رکھا ہے۔ کہ وہ زیادہ اہم اور زیادہ وسیع الاثر ہے۔ بلکہ اصل جنت وہی ہے۔ اور اس دنیا میں جو جنت ملتی ہے۔ وہ اسی کا پرتو ہوتا ہے۔ پس وہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے مقدم ہے۔

—— ۴ ——

ہم میں سے جو روزہ دار پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھ رہے ہیں۔ وہ یقیناً حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت دو خوشیاں روزانہ حاصل کرتے ہوں گے۔ ایک افطاری کی خوشی اور ایک لقاء الٰہی کی خوشی۔ لیکن ان خوشیوں کی اس وقت تکمیل ہو سکتی ہے۔ اور ان میں اس وقت دائمی لذت پیدا ہو سکتی ہے۔ جب ہم اس پاک اور بابرکت ماہ صیام میں ان دو خوشیوں کو دو جنتوں میں تبدیل کر لیں۔ اور اپنی دائمی جنت کو اور مستقل لذت کو بھی کہ اس دنیا میں حاصل ہونے والی عارضی جنت میں منعکس ہوتا دیکھ لیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہم خدا اور اس کے رسول اور خلیفہ برحق کی اطاعت و فرمانبرداری کو اس حد تک پہنچا دیں۔ کہ ہم میں نفسانیت کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے۔ اور ہم اس بلند مقام پر پہنچ جائیں جو سابق بالخیرات یعنی نیک کاموں میں سب سے آگے رہنے والوں کا ہے اور نفس امارہ کی لعنت اور نفس لوامہ کی ملامت سے بکلی آزاد ہو کر اطمینان کے ساتھ اپنے مولیٰ کی رضا کے ماتحت زندگی بسر کرنے والے ہوں۔ اس کے نتیجہ میں ہم دو جنتوں کے وارث ہوں گے۔ ایک اس دنیا میں اور ایک عالم آخرت میں۔ اے خدا تو ہمیں اپنی رضا پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔ خاکسار برکات احمد بی۔ اے قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاڑھی کی اہمیت

تاریخی نقطۂ نگاہ سے

مغربیت کی مسموم فضا نے ہندوستانی نوجوانوں کے دل و دماغ پر جو مہلک اثرات ڈالے ہیں۔ ان میں سے ایک گہرا اثر وہ ہے جو ڈاڑھی منڈانے کی صورت میں بالعموم دکھائی دیتا ہے۔ اور جو ایک وبا کی طرح عالمگیر رنگ اختیار کر چکا ہے۔ اکثر نوجوان ڈاڑھی منڈانے کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اور یہ بیماری کچھ اس طرح ان کے رگ و ریشہ میں سرائت کر چکی ہے۔ کہ وہ اسے بیماری سمجھتے ہی نہیں۔ بلکہ اسے اپنی ذہانت طبع رسا اور پختگی عقل و فہم کا ثبوت اور خوبصورتی کا نشان قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے رنگ میں وہ اس کا جواز ثابت کرنے کے لئے بعض دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔ دراصل وجہ یہ ہے۔ کہ عام طور پر چونکہ لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں اس لئے نوجوانوں میں شروع سے ہی اس کے خلاف جذبات پائے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے تو ڈاڑھی رکھنا اس لحاظ سے بہت ضروری ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جن کو قرآن کریم میں اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ اور جن کی اقتدا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ ڈاڑھی رکھتے تھے۔ اسی طرح خلفائے اسلام بھی ڈاڑھی رکھتے تھے۔ اور جب ہمارے مقتدا و پیشوا ڈاڑھی رکھتے تھے۔ تو کس قدر قابل افسوس ہے وہ مسلمان جو اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا غلام اور شیدائی تو کہے۔ مگر آپ کا اسوۂ حسنہ اختیار نہ کرے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ڈاڑھی رکھتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ کی بھی ڈاڑھی تھی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالے بھی ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ اور یہ امر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ نمونہ کے طور پر یہی بزرگ ہستیاں خدا نے ہمارے لئے پیش کی ہیں۔ پس جو شخص ان کا نمونہ اختیار کرتا ہے۔ وہی اپنے آپ کو صراط مستقیم پر چلنے والا قرار دے سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین کہ تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت اختیار کرنا۔ اور ڈاڑھی کے متعلق ان کی سنت یہ تھی۔ کہ سب ڈاڑھی رکھتے تھے۔ پس انبیاء اور خلفا کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ڈاڑھی رکھنی چاہیئے۔ اور اسے معمولی بات سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

پھر دلی محبت اور اخلاص کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کہ انسان اپنے محبوب مقتدا کی پیاری چیز کو پیارا سمجھے۔ اور جس بات کو وہ ناپسند کرے۔ اسے ناپسندیدہ قرار دے۔ اس لحاظ سے بھی ڈاڑھی کے متعلق ہر شخص کا جو اپنے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت رکھتا ہے فرض ہے۔ کہ وہ آنوں بہانوں میں اس بات کو نہ ٹالے۔ بلکہ ڈاڑھی منڈانا ناپسند کرے۔ اور خود ڈاڑھی رکھے۔

تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ رومن ڈاڑھی رکھنا ہمیشہ عقل و خرد کا نشان سمجھتے رہے ہیں۔ پوپ کے شہر ویٹیکن کی قدیم عمارات اور یادگاروں پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ کہ خدا نے حضرت آدم کو باریش پیدا کیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت آدم کے چہرہ پر پیدا ہونے کے وقت ہی ڈاڑھی تھی۔ بلکہ یہ ہے کہ حضرت آدم ڈاڑھی رکھتے تھے۔ تاتاریوں چینیوں اور ایرانیوں میں کئی بار ڈاڑھی رکھنے اور منڈا دینے کے معاملہ پر جنگیں ہوئیں۔ فرانس اور انگلستان کی تین سو سالہ جنگ کی ابتدائی وجہ بھی ڈاڑھی کا قضیہ ہی تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ فرانس کے شاہ لوئیس ششم نے شمالی فرانس کے ڈیوک آف پائٹو اینڈ گنی کی لڑکی سے شادی کی۔ ڈیوک نے اسے جہیز میں اپنی ریاست کے دو صوبے دیئے۔ شادی کے بعد شاہ لوئیس نے اپنی ڈاڑھی منڈوا دی۔ اس پر ملکہ نے کہا کہ اگر آپ ڈاڑھی نہیں رکھیں گے تو میں طلاق لے لونگی دونوں اپنی اپنی بات پر اڑے رہے اور آخر طلاق تک نوبت پہونچ گئی ملکہ نے طلاق لینے کے بعد ہنری دوم شاہ انگلستان سے شادی کر لی۔ اور ان دو صوبوں کی واپسی کا مطالبہ کیا جو اسے جہیز میں ملے تھے۔ یہ جھگڑا بڑھتے بڑھتے آخر لڑائی کی شکل اختیار کر گیا چنانچہ ۱۱۵۲ء سے ۱۴۵۲ء تک پورے تین سو سال فرانس اور انگلستان میں جنگ جاری رہی۔

شاہ فلپ پنجم کے زمانہ تک سپین میں بھی ڈاڑھی کو بڑی اہمیت حاصل رہی۔ ڈاڑھی رکھنے والوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ اور ڈاڑھی منڈانے والوں کو حقارت کی نظر سے۔ سپین کے شاہی خاندان میں ڈاڑھی کے کئی فیشن رائج تھے۔ فرانس میں بھی ڈاڑھی کا عام رواج رہا ہے۔ جو اس طرح پڑا۔ کہ شاہ فرانس فرانسس اول نے ڈاڑھی رکھ لی۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ ڈاڑھی رکھنا فیشن بن گیا۔ اور حالت یہاں تک پہونچی۔ کہ فرانس کے لوگ ڈاڑھی والے کو معتبر اور ڈاڑھی منڈانے والے کو غیر معتبر سمجھتے تھے۔ گیارھویں صدی سے لے کر چودھویں صدی کے آخر تک انگلستان میں بھی ڈاڑھی رکھنے کا فیشن بہت مقبول رہا۔ لیکن پندرھویں صدی کے آغاز میں یہ طریق مٹ گیا۔ ۳۵ سال کے بعد شاہ ہنری ہشتم کے زمانہ میں پھر ڈاڑھی رکھنا فیشن میں داخل ہو گیا۔ جو کچھ عرصہ کے بعد متروک ہو گیا۔

موجودہ زمانہ میں گو مغربیت کے اثر کے ماتحت ڈاڑھی رکھنے کا رواج نسبتاً کم ہے۔ تاہم ادیبوں، سیاست دانوں مدبروں، فلسفیوں اور آرٹسٹوں غرضیکہ کسی حلقہ میں بھی چلے جائیں۔ آپ کو ڈاڑھی رکھنے والے لوگ مل جائیں گے۔ بالخصوص زندگی کے ہر شعبہ میں بڑے بڑے آدمی ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ انڈین نیشل کانگرس کے گیارہ صدر ایسے ہوئے ہیں۔ جن کے ڈاڑھیاں تھیں۔

گزشتہ دنوں بمبئی میں ایک عجیب مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ جو ایک بوہرہ نے اپنے مذہبی پیشوا کے خلاف دائر کر رکھا تھا۔ بوہروں

رہنمائے شہد

باتصویر

قیمت بارہ آنے

مکھیوں کی تمام اقسام کی کیفیت۔ پرورش۔ زیادہ سے زیادہ شہد حاصل کرنے۔ صاف کرنے نقلی و اصلی کی پہچان وغیرہ کے طریقے۔ شہد کے فوائد کئی امراض کا علاج بطور مفصل بیان کی گئی ہے۔ غرضیکہ شہد کے متعلق ایسی مکمل کتاب آج تک نہیں چھپی۔

ملنے کا پتہ۔ ماہوار رسالہ "رہنمائے مرغی خانہ" گرگوڈہ پنجاب

جو اصحاب روزانہ الفضل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ آج ہی اڑھائی روپیہ ارسال فرمادیں۔ انہیں سال بھر الفضل کا خطبہ نمبر پہنچتا رہیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ

اجتماع عیدین

عید الفطر کے موقعہ پر ٹبورا اور ارد گرد کے علاقہ کے احمدیوں کے علاوہ ایسے افریقن احباب بھی شامل ہوئے۔ جو احمدیت سے متاثر ہیں۔ ہمارے دو بھائیوں عبدالغنی صاحب اور عبدالمجید صاحب نو احمدیوں نے دارالتبلیغ کو اس موقعہ پر پھولوں۔ پتوں اور جھنڈیوں سے اچھی طرح سجایا اور خدا کے فضل سے اچھا خاصہ اجتماع ہو گیا اس اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیشہ تبلیغ کی جاتی ہے۔ ان دوستوں کو جو احمدیت میں شامل نہیں ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے ہمیشہ ہی اس کا خاطر خواہ اثر ہوتا ہے۔ جماعت کے غرباء و مستحق احباب اور احمدیہ سکول کے طلباء کو کپڑے وغیرہ بھی فطرانہ سے ادا کر دیئے گئے۔ اور بعض کی امداد نقدی سے کی گئی۔

عید الاضحیٰ کی تقریب پر خاکسار نیروبی میں تھا۔ لیکن ٹبورا میں اس موقعہ پر بھی اچھا خاصہ اجتماع ہوا۔ شیخ صالح افریقن مبلغ نے عید پڑھائی۔ اور قربانیوں کے لئے یہ انتظام کیا گیا۔ کہ یوگنڈا اور نیروبی کے بہت سے احباب نے اپنی قربانیاں ٹبورا میں کرنے کا انتظام کیا۔ اور اس طرح چار پانچ گائیں ذبح کر کے کثرت کے ساتھ گوشت احمدی وغیر احمدی۔ اور مستحق و غیر مستحق سب میں تقسیم کیا گیا۔ اور تالیف قلب کا اس طرح انتظام کیا گیا

افریقن مبلغ و مبلغہ

شیخ صالح صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ سال زیر رپورٹ میں افریقن میں اخلاص کے ساتھ تبلیغ کرتے رہے۔ کیا غیر احمدی اور کیا عیسائی سب تک انہوں نے پیغام احمدیت پہنچانے کی کوشش کی۔ قیدیوں گورنمنٹ افریقن سکول۔ گرلز سکول۔ میری عدم موجودگی میں ٹبورا میں خطبات جمعہ وغیرہ پڑھاتے رہے شیخ صالح صاحب کی اہلیہ محترمہ ہر جمعہ کو افریقن عورتوں کی میٹنگ منعقد کرا کر انہیں احمدیت کے رنگ میں رنگین کرتی رہیں افسوس کہ اب شیخ صالح صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال کر چکی ہیں۔ مرحومہ ۱۳ جون بجارضہ Black water فیور یورپین ہسپتال میں تین چار روز بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت ہی مخلص احمدی خاتون تھی بڑی دلیر اور سمجھدار تھیں شیخ صالح صاحب کو اس بڑھاپے میں یہ صدمہ برداشت کرنا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

احمدیہ دارالتبلیغ ٹبورا

اکتوبر ۱۹۳۹ء میں پہلی مرتبہ ہمیں اس بات کا احساس ہوا۔ کہ دارالتبلیغ کے لئے اپنی عمارت کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جس دوست نے گذشتہ چار سال سے اپنا مکان مفت استعمال کے لئے دیا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنی ضروریات کی وجہ سے ایک ماہ کا نوٹس دے کر مکان خالی کرنے کو کہا۔ صرف نمازیں باجماعت پڑھنے کا سوال ہوتا۔ تو اس کے لئے ہم کسی اور مکان یا خالی میدان میں انتظام کر لیتے گو بڑی جماعت کے لئے یہ بھی مشکل تھا۔ لیکن اس مکان میں احمدیہ سکول بھی تھا۔ پانچ کلاسوں کو ہم کہاں لے جاتے۔ کسی نہ کسی طرح فروری تک یہ بات چلتی رہی اور مکان استعمال کیا جاتا رہا۔ میں فروری میں نیروبی میں تھا۔ یہاں مالک مکان کا نوٹس پھر آیا۔ اور انہوں نے مکان کا مطالبہ کیا۔ اس پر جماعت نیروبی و یوگنڈا کے پریذیڈنٹ صاحب سے بعد مشورہ سے فیصلہ کیا گیا۔ کہ بہت جلدی اپنی عمارت تعمیر کی جائے۔ اس کے لئے ہر دو جماعتوں کے پریذیڈنٹوں نے خاص طور پر تعاون کیا۔ اور احباب سے تحریک کی۔ کہ مسجد اور سکول اور کوارٹر کے لئے رقم جمع کی جائے۔ گو اس وقت تک ساڑھے تین ہزار شلنگ رقم جمع ہو چکی ہے۔ لیکن جنگ کے شروع ہو جانے اور دیگر ضروری امور کو انجام دینے کے لئے بہت سی دقتیں بھی پیدا ہو گئی ہیں۔ اس لئے علاوہ اس جدوجہد کے یہ انتظام کیا گیا۔ کہ سابقہ مکان دو سال کے لئے کرایہ پر لے لیا جائے چنانچہ وہ مکان کرایہ پر لے لیا گیا ہے۔ اور فی الحال مسجد کی عمارت کے لئے نقشہ وغیرہ تیار کرا کر حکومت کو دیا گیا ہے۔ مخالفین نے مسجد بنانے کے لئے بھی کئی روکیں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل سے امید ہے کہ کامیابی احمدیت کی ہو گی۔ اور مسجد بنانے کی اجازت مل جائیگی انشاء اللہ العزیز۔ مسجد کے لئے زمین وسط ٹبورا میں گذشتہ پانچ سال سے خرید کی ہوئی ہے ارادہ تھا کہ سکول وغیرہ بھی مسجد کے ساتھ ہو۔ مگر زمین کا رقبہ تھوڑا ہونے کی وجہ سے صرف مسجد ہی بن سکے گی۔ سکول کے لئے کسی اور جگہ کوشش کی جائے گی۔ افریقن احمدیوں نے مسجد بنائے جانے کی تجویز پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور چونکہ ہمارے پاس مسجد نہیں اس لئے بھی بہت سی غلط فہمیاں مخالفین میں ہیں۔ لیکن مسجد بن جانے سے بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جائیگا۔ اور ترقی احمدیت کے لئے مبارک قدم ہو گا۔ افریقن احمدی دور دور سے اپنے سروں پر پتھر اٹھا کر لاتے رہتے ہیں۔ جب کافی پتھر جمع ہو گئے تو یہ کام شروع ہو جائیگا۔ جنگ کی وجہ سے عمارتی سامان کافی سے زیادہ مہنگا ہو چکا ہے۔ اس لئے مشکلات بھی ہیں۔ مگر خدا کے کرنے سے سب کام ہو جائیں گے انشاء اللہ۔ سکول کی عمارت کے لئے گورنمنٹ سے خط و کتابت اور متعلقہ افسروں سے ملاقات میں نے کی ہے۔ امید ہے۔ کہ حکومت بھی کچھ امداد دے گی۔

دیگر تحریکات کیلئے جدوجہد

یوں تو مرکز سے جس قدر بھی تحریکات شروع ہو جاتی ہیں۔ ان کے متعلق مقامی طور پر کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل تحریکات جو خدام الاحمدیہ۔ اطفال احمدیہ انصار اللہ اور تحریک جدید ہیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ یا نظارت تبلیغ کی طرف سے جاری کی گئیں ان کے متعلق خاص طور پر یہ کوشش کی گئی۔ کہ وہ کامیابی کے ساتھ جاری رہیں۔ مجملاً ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ

اس وقت دارالسلام اور نیروبی میں قائم ہیں۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر عملی کام نیروبی کی مجلس خدام الاحمدیہ سال دوران میں کرتی رہی ہے۔ تعلیم سلسلہ میں تین کلاسیں سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کی زیر نگرانی بڑوں اور چھوٹوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لئے جاری ہیں۔ یہ کلاسیں ہفتہ میں تین دن بعد مغرب مسجد احمدیہ نیروبی میں بغرض تعلیم قرآن مجید لگی رہیں۔ اس کے علاوہ قاضی عبدالسلام صاحب کی نگرانی میں خاکسار نے اطفال احمدیہ کی کلاس جاری کروائی۔ کہ انہیں دینی تعلیم و احمدیت کے موٹے موٹے مسائل بتائے جائیں۔ مساکین کی امداد کے لئے ایک فنڈ جاری کیا گیا۔ جماعت کے مساکین کے علاوہ بعض دوسروں کو بھی حتی المقدور امداد کی گئی۔ اپریل میں مجلس خدام الاحمدیہ نیروبی نے سالانہ اجلاس منعقد کیا۔ اور ساتھ مجلس کی طرف سے دستکاری کی نمائش کا انتظام کیا اور کھیلوں کا مقابلہ کرایا گیا۔ تبلیغی جدوجہد میں بھی خدام حصہ لیتے رہے (باقی) خاکسار شیخ مبارک احمد

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا

دل کو لبھانے والی مستقل خوشبو

بیوٹرین رجسٹرڈ

کیل چھائیوں سیاہ داغوں خارش اگزیمہ اور جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج ہے

گورنمنٹ کیمیکل اگزامینر کی ٹسٹ شدہ ہے

اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش اور اچھے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں

قیمت فی شیشی پندرہ آنے

بیگم نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ

بیوٹرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں:- بیوٹرین کا میں نے استعمال کرا کر دیکھا ہے۔ کیل چھائیوں اور بدنما داغوں کیلئے مفید ہے اور غیر ملکی دوائیں جو اس مقصد کیلئے ملتی ہیں ان کا اچھا نعم البدل ہے

تیار کرنیوالے:- کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئے اور کلکتہ

وی پی منگوانے کا پتہ

اے جہانگیر جی بیوٹرین ایجنٹ سٹاکسٹ جالندھر شہر پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردم شماری کے متعلق نہایت ضروری اعلان

دفتر امور عامہ سے فارم مردم شماری عرصہ ہوا احمدی جماعتوں کو بھجوائے جاچکے ہیں۔ جن میں سے کچھ فارم بعد تکمیل آگئے ہیں۔ لیکن اکثر جماعتوں نے تاحال فارم بعد خانہ پری نہیں بھجوائے۔ حالانکہ اس کام کے لئے بعض جماعتوں کو یاددہانیاں بھی کرائی گئی ہیں۔ اور اخبار "الفضل" میں بھی متعدد بار اعلان کئے گئے ہیں۔ ممکن ہے۔ کسی وجہ سے بعض جگہ فارم نہ پہنچے ہوں اور اب فارم بھجوانے اور چٹھیاں لکھنے میں بہت وقت صرف ہوگا۔ اور خرچ بھی زیادہ ہوگا۔ اس لئے اخبار میں نمونہ فارم دے کر تمام جماعت ہائے احمدیہ کے عہدہ داران سے التماس کی جاتی ہے کہ جن جماعتوں نے پہلے فارم نہیں بھیجے۔ وہ اب ان کی فوراً تکمیل کرا کر دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ بعض دیہات ایسے ہونگے۔ جہاں اخبار نہیں جاتا یا خواندہ اشخاص نہیں ہیں۔ ان کے قریب کی جماعتوں کو چاہئے کہ وہاں پہنچ کر فارم مکمل کر کے بھجوائیں مردم شماری۔ ۱۰ سال کے بعد ہوتی ہے۔ سابق مردم شماری میں ہماری جماعت کی تعداد صحیح طور پر درج نہ ہوتی تھی۔ اب بھی سرکاری فارموں میں کوئی خاص خانہ مختلف فرقوں کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے اس دفعہ بھی احمدیوں کی تعداد کا صحیح علم نہیں ہو سکے گا۔ اسی وجہ سے ہم اپنے طور پر یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک اہم کام ہے اس میں ہرگز تساہل نہیں ہونا چاہئے۔ اس نمونہ کے مطابق فارم بنا کر ۱۵ ر نومبر تک دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمایا جائے۔ نمونہ فارم مردم شماری حسب ذیل ہے۔

فارم مردم شماری جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ ڈاکخانہ تحصیل ضلع صوبہ

نمبر شمار	نام	ولدیت	قومیت	عمر	پیشہ	عہدہ	خواندہ یا ناخواندہ	سکونت معہ مکمل پتہ	کیفیت

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

چونکہ اس ہفتہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ علالت کی وجہ سے خطبہ جمعہ ارشاد نہ فرما سکے۔ اس لئے شائع نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے یہ پرچہ خطبہ نمبر کے خریداروں کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ کہ جس وقت میں حضور کا خطبہ جمعہ میسر آئے گا۔ ان کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے گا۔

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر فیروزالدین صاحب۔ جو کچھ عرصہ ہوا۔ عدن میں تعینات تھے۔ غالباً وہاں سے تبدیل ہو کر کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔ دفتر ہذا کو ان کا پتہ مطلوب ہے اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ یا وہ خود اعلان کو دیکھیں۔ تو براہ مہربانی دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر بیت المال۔

موجودہ جنگ اور بعثت رسول

وماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ میں اللہ تعالےٰ نے یہ قدیم اصل بیان فرمایا ہے کہ جب تک رسول نہیں آتا۔ وسیع طور پر عذاب بھی نازل نہیں ہوتا یعنی اس کی وجہ تکذیب رسول ہے۔ پہلے نبی مبعوث ہوتا ہے۔ خدا کا پیغام سناتا ہے۔ اور جن لوگوں کی طرف مبعوث ہوتا ہے۔ ان پر اتمام حجت کرتا ہے۔ اس کے بعد عذاب آتا ہے۔

آپ کئی ہزار برس پیچھے ہٹ جائیے اور دیکھئے۔ کہ حضرت نوح سے لے کر آج تک جس قدر انبیاء علیہم السلام تشریف لائے۔ ان کے انکار کی وجہ سے منکرین پر مختلف قسم کے عذاب آئے۔ اگر ایک رسول صرف قریہ یا ایک بستی کی طرف بھیجا گیا۔ تو اس بستی پر عذاب آیا۔ دوسرا ایک وسیع ملک کی طرف روانہ کیا گیا۔ تو اس ملک پر عذاب آیا۔ حتیٰ کہ سرکار مدینہ شہنشاہ دو عالم کا عہد سعادت مہد آیا۔ آپ چونکہ ساری دنیا کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس لئے ایک مکمل اور عالمگیر ضابطہ خداوندی ساتھ لائے۔ حضور نے اپنے ملک میں پیغام حق پہنچایا۔ اور ڈرایا۔ کہ اگر تم اس دعویٰ اور اس خدائی کلام کا انکار کرو گے تو تم پر سخت عذاب نازل کیا جائیگا آخر جنگ بدر۔ حنین اور احد کی شکل میں عذاب آیا۔ اس مرتبہ منکرین انبیاء کے لئے جنگ اور قتال بمنزلہ عذاب مقدر ہو گئے۔ اور اصول بیان کردہ کی تصدیق ہو گئی۔ یعنی منکرین سرکار دو عالم علیہ التحیۃ پر جنگ کی شکل میں عذاب نازل ہوا۔

جنگیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اور ان کے مقاصد بھی الگ الگ ہوتے ہیں۔ یہ قاعدہ ہے کہ ہمیشہ کسی سیاسی یا ملکی دشمنی کی بنا پر ایک قوم دوسری قوم پر چڑھائی کرتی ہے۔ اور ان ہر دو لڑنے والی قوموں میں غیریت کا ہونا لازمی ہے۔ بعض ایسی قومیں بھی ہیں جو مذہبی مخاصمت کی بنا پر دوسری قوم سے برسرپیکار ہو جاتی ہیں مطلب یہ کہ مخالفت کا ہونا ضروری ہے

لیکن حیرت پیدا کرنے والی وہ جنگ ہے۔ جو ایسے بادشاہوں میں ہو جو ہم عقیدہ ہوں۔ دیرینہ مخالفت بھی نہ ہو۔ تہذیب و تمدن ایک ہو۔ نصب العین مشترکہ ہو۔ رعایا نہایت امن کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہو۔ لوگوں کے تعلقات تجارت۔ آمدورفت۔ سب باتیں اچھی حالت میں ہوں۔ کہ یکایک ایک دوسرے پر چڑھائی کردی جائے۔ خرمن امن کو آگ لگادی جائے۔ تختہ زمین پر ایک عالمگیر فساد برپا ہو جائے۔ دریا اور سمندر خدا کی مخلوق کے بہتے ہوئے خون سے سرخ ہو جائیں۔ یقیناً اس قسم کی لڑائی کو عذاب الٰہی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

جنگ یورپ جو ایک سال سے لڑی جارہی ہے۔ اس کے تمام حالات پڑھنے والوں کو معلوم ہیں۔ کہ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی مہذب قوم کی کیا حالت ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اس وقت ساری کی ساری دنیا عذاب میں گرفتار نہیں۔

جب کہ ہر ایک اختیاری شے اب انسان کے اختیار سے باہر ہو چکی ہے۔ اور اس کی کوئی کوشش بارآور نہیں ہو سکتی۔ یہی چیز ہے۔ جو عذاب کی سب سے بڑی علامت ہے۔ کہ اس وقت انسان کے لئے کوئی اختیار نہیں رہتا۔ اور یہ مسلم ہے۔ کہ موجودہ جنگ عذاب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ عذاب بغیر کسی رسول کی بعثت کے نازل ہو۔ یہ نا ممکن ہے۔ جب کہ خدا کا کلام یہ اصول پیش کرتا ہے۔ کہ ہم ہرگز عذاب نہیں لاتے۔ جب تک رسول کو نہ بھیج لیں۔ تو اس سے ثابت ہے۔ کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں کے ساتھ اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" اسی نذیر نے کئی برس پہلے اس جنگ کے متعلق پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر ۵۶۸۹ منکہ سردار بیگم زوجہ عبدالکریم خان قوم یوسف زئی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن پونچھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات ۲۰۰/۰ نقد مع مہر وصول شدہ ۴۰۰/۰ کل ۶۰۰/۰- اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ اس جائیداد کا ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد سردار بیگم گواہ شد عبدالکریم خان یوسف زئی گواہ شد ڈاکٹر بشیر محمود

نمبر ۵۶۹۰ منکہ محمد امین ولد محمد الدین قوم کھوکھر پیشہ زراعت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن لوہری والہ ڈاکخانہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف ۲۲۶/۰ نقد جستم پراویڈنٹ فنڈ وضمانت نقد موجود ہیں۔ میرا گزارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۳۱ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد محمد امین بقلم خود گواہ شد مختار احمد ملک بقلم خود گواہ شد محمد حیات خان احمدی ساکن ملتان

نمبر ۵۶۹۱ منکہ فتح دین ولد عمرالدین قوم ارائیں پیشہ زمیندارای عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اگست ۲۰ء ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیالگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں بصدق دل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسوقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ (۱) ایک گھماؤں ۵ مرلے زمین چاہی جو مجھے ورثہ میں ملی ہے موضع ہرسیاں میں واقع ہے۔ اسکی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے مبلغ ۶۰۰/۰ روپے ہے۔ (۲) ایک مکان خام واقع ہرسیاں قیمتی ۵۰/۰ روپے مجھے ورثہ میں ملا ہے۔ (۳) ۵ کنال زمین میرے پاس اسوقت کسی دوسرے شخص کی مبلغ ۱۲۵/۰ روپے میں رہن ہے۔ یہ زمین بھی ہرسیاں میں واقع ہے۔ اسطرح میری جائداد کی کل قیمت مبلغ ۷۵۰/۰ روپے بنتی ہے۔ انشاءاللہ میں کوشش کروں گا۔ کہ اس کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۷۵/۰ روپے اپنی زندگی میں ادا کروں اگر کچھ حصہ ادا کر کے میں صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید حاصل کر لوں تو اس رقم کو میری جائداد کی وصیت سے منہا کر دیا جاوے نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر اس جائیداد کے علاوہ میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مجھے اسکے علاوہ کوئی آمد ہوئی تو میں اس کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔ العبد فتح الدین نشان انگوٹھا گواہ شد عبدالرحمن بی۔اے ہرسیاں۔ گواہ شد میاں غوث محمد ہرسیال

نمبر ۵۶۹۲ منکہ حکم دین ولد چوہدری نبی بخش قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن دیالگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد بصورت زمین مزروعہ ۲۴ کنال ہے جس کی کل قیمت وہاں کے نرخ کے مطابق اندازاً ایک ہزار پچاس روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز موضع دیالگڑھ میں مکان خام کی صورت میں بھی جائداد ہے۔ جو ہمارا رہائشی مکان ہے۔ اس کی کل قیمت وہاں کے نرخ کے مطابق مبلغ ۲۰۰/۰ روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں اس کے علاوہ گورنمنٹ کیطرف سے مبلغ تین روپے نو آنے ماہوار پنشن ملتی ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میری وفات کے بعد جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد حکم دین حال مہاجر دارالرحمت قادیان گواہ شد محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ پسر موصی گواہ شد غلام فرید پسر موصی دیالگڑھ

نمبر ۵۶۹۳ منکہ عائشہ بیگم زوجہ سید شاہ زمان علی صاحب قوم مغل عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی گر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی ۳۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ شوہر مبلغ ایک ہزار روپیہ (۲) زیورات قیمتی اندازاً سات سو روپیہ۔ الامتہ عائشہ بیگم گواہ شد سید زمان علی خاوند موصیہ حال فیروزپور گواہ شد قاضی محمد رشید سیکرٹری تعلیم وتربیت گواہ شد محمد حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور۔

نمبر ۵۶۹۴ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ میاں محمد اسحاق صاحب قوم ارائیں عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) طلائی زیورات جن کی کل قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ (۲) مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کل رقم وصیت یا کچھ حصہ ادا کر دوں۔ تو وہ منہا سمجھا جاوے۔ العبدہ رشیدہ بیگم محلہ دارالفضل گواہ شد محمد اسحاق ڈرافسمین خاوند موصیہ گواہ شد ماسٹر مولا بخش ریٹائرڈ مدرس مدرسہ احمدیہ بقلم خود

نمبر ۵۶۹۶ منکہ حافظ عبداللطیف ولد مولوی شیر علی صاحب قوم رانجھا عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۱۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حافظ عبداللطیف گواہ شد عبدالرحیم برادر موصی گواہ شد شیر علی عفی عنہ بقلم خود

نمبر ۵۶۹۷ منکہ امام الدین ولد وزیرا قوم کمہار پیشہ خرکاری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن باٹھانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت صرف جائداد دو عدد مکان مالیتی ۳۰۰/۰ روپیہ کی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد بھی منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اسوقت بوڑھا ہوں۔ کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرتا میرا گزارہ میرے لڑکوں پر ہے۔ مگر دو عدد مکان جن کی وصیت کی ہے وہ میرے پیدا کردہ ہیں۔ جو میرے دو بچوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان کی قیمت سب احمدیوں کے سامنے ۳۰۰/۰ مقرر ہوئی ہے اسکا ۱/۱۰ مبلغ ۳۰/۰ روپے مبلغ عہ سالانہ قسط کے حساب سے ادا کر دوں گا۔ اور اگر میں وصیت کا روپیہ پورا کرنے سے قبل فوت ہو جاؤں تو جس قدر رقم بقیہ ہے۔ اسکی ادائیگی کے ذمہ دار میرے دونوں بیٹے جو مخلص احمدی ہیں ذمہ وار ہوں گے دونوں کو بطور گواہ بھی لکھا گیا ہے۔ چندہ شرط اول آپ کی چٹھی آنے پر ادا کر دوں گا۔ العبد امام دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حکم دین پسر موصی نشان انگوٹھا گواہ شد قطب الدین بقلم خود۔

نمبر ۵۶۹۸ منکہ جنت بی بی زوجہ مولوی جلال الدین صاحب احمدی قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن گنج ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد صرف سو روپیہ میرا مہر ہے۔ جو میں اپنے خاوند سے لے چکی ہوں۔ اس کے سوا میری اور کسی قسم کی جائداد نہیں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری ماہوار آمد بھی کوئی نہیں۔ العبدہ جنت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد جلال الدین خاوند موصیہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گنج لاہور۔ گواہ شد ملک عبدالعزیز کارکن دفتر بیت المال۔

نمبر ۵۶۹۹ منکہ حفیظہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد قوم گوجر عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سماعیلہ ڈاکخانہ بہاؤ گھسیٹپور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے زیورات قیمتی ۸۴۵/۰ روپے اندازاً حق مہر جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے مبلغ دو صد روپیہ اور کل رقم جمع شدہ مبلغ ۱۰۴۵/۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ انجمن کروں تو مذکورہ رقم سے منہا کر دی جائے۔ اور جو رقم میری وفات کے بعد میرے ذمہ رہے اسکی ادائیگی میرے وارثان کے ذمہ ہوگی۔ قائمی ہوش وحواس حسب ذیل گواہاں کے لکھ دیتی ہوں۔ کہ سند رہے بتحریر کنندہ ابراہیم۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبدہ امتہ الحفیظ بیگم بقلم خود گواہ شد محمد اسمٰعیل خالد مجاہد تحریک جدید خاوند موصیہ گواہ شد ابراہیم بقلم خود

کمزوری

ہر قسم کی جسمانی کمزوری کا مجرب اور بے خطا علاج۔ ضعف دل کی دھڑکن۔ کم خوابی۔ بدخوابی کم ہمتی۔ کم حوصلگی۔ کام سے دل گھبرانا۔ چہرہ کی بے رونقی۔ پریشانی۔ فاسد خیالات وغیرہ وغیرہ امراض بہت جلد رفع ہو کر کھوئی ہوئی طاقت اور چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ مردانہ زنانہ۔ دیرینہ امراض کے لئے لکھئے یا میرا تعارف کرا دیجئے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

طاقت کی گولی

کمزور مردوں کو دنوں میں طاقت ور بنا دیتی ہے۔ قیمت یک صد گولی تین روپے ۱۰/ مع محصولڈاک۔
منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۸ اکتوبر۔ برما روڈ کے کھلتے ہی واشنگٹن میں بنک آف چائنا کے چیئرمین سے گفتگو شروع ہو گئی ہے۔ یہ گفتگو امریکہ کی طرف سے چین کو مالی امداد دینے کے سلسلہ میں ہے پہلے بھی امریکہ چین کو ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر قرض دے چکا ہے۔ جو لاریاں کل برما سے چین روانہ کی گئی تھیں وہ بخیریت منزل مقصود پر پہنچ گئی ہیں۔ ڈرائیوروں کا بیان ہے۔ کہ راستہ میں برما روڈ پر کوئی خاص بات پیش نہیں آئی۔

واشنگٹن ۸ اکتوبر۔ برطانیہ کے ماہر اقتصادیات سر والٹن نے امریکہ کے بڑے بڑے کارخانہ داروں کے سامنے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب سے جرمنی نے برطانیہ پر ہوائی حملے شروع کئے ہیں۔ برطانیہ کی تمام تر توجہ گولہ بارود تیار کرنے کی طرف مبذول ہو چکی ہے۔ اور وہ اس میدان میں بہت بڑھ چکا ہے۔ لیکن دوسرے ہتھیار بنانے میں ابھی تک برطانیہ جرمنی سے پیچھے ہے اگر امریکہ کی مدد برطانیہ کو باقاعدگی سے ملتی رہی تو برطانیہ جلد ہی جرمنی سے آگے نکل جائیگا۔ سر والٹن نے آخر میں کہا کہ اگرچہ جرمنی نے کئی ممالک کو فتح کر کے زیادہ لوہا حاصل کر لیا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں برطانیہ امریکہ سے ہوائی جہاز منگوا سکتا ہے۔ جب کہ جرمنی کو تمام سامان اپنے ملک کے اندر ہی تیار کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد انگریزی سفیر لارڈ لوتھین نے تقریر کی۔ جس میں کہا کہ برطانیہ کے شہروں کو بمباری سے بچانے کا طریق یہی ہے۔ کہ برطانیہ کے تمام لوگوں کو کیل کانٹے سے لیس کر دیا جائے۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ اٹلی کے لڑائی میں شامل ہونے کے بعد مالٹا پر جو ہوائی حملے ہوئے ان کے نتیجہ میں ۲۵ اطالوی ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔ اور ۲۰ جہازوں کو اتنا نقصان پہنچا کہ شاید ہی وہ اپنے اڈوں پر سلامتی کے ساتھ پہنچے ہوں۔ ادھر برطانیہ کے تین شکاری جہاز کام آئے جن میں سے دو کے ہوا باز بچا لیے گئے۔

واشنگٹن ۸ اکتوبر۔ چونکہ پریذیڈنٹ کا اب نیا انتخاب ہونے والا ہے اس لئے پریذیڈنٹ روزویلٹ کی آخری تقریر ۲ نومبر کو ہو گی۔

الہ آباد ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے ستیہ گرہ کے لئے ۲۵ اشخاص کو منتخب کیا ہے۔ ان میں اکثریت مہاراشٹر کے رہنے والوں کی ہے۔ ان ستیہ گرہیوں میں دو عورتیں بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر شری ونوبا بھاوے کو گرفتار کر لیا گیا تو وہ جیل میں مرن برت رکھیں گے۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ رومانیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جرمن حکام ۲ لاکھ جرمن بچوں کے لئے جو برلن ہیمبرگ اور دوسرے بڑے بڑے شہروں سے رومانیہ لائے جا رہے ہیں رہنے کی جگہ بنا رہے ہیں۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ماسکو کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے۔ کہ روس نے بحیرۂ اسود کے ساحل کے ساتھ ساتھ جہازوں کی آمد و رفت بند کر دی ہے کیونکہ وہاں سرنگیں بچھائی جا رہی ہیں۔

پانور ۷ اکتوبر۔ شری ونوبا بھاوے جنہیں گاندھی جی نے سب سے پہلے ستیہ گرہ کے لئے منتخب کیا ہے۔ انہوں نے آج پانور کے جلسہ میں جس میں ۳۰۰ اشخاص شامل تھے جنگ کے خلاف تقریر کی معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وردھا کو مطلع کیا ہے کہ کل صبح ۹ بجے موضع سرگاؤں میں وہ جنگ کے خلاف ایک اور تقریر کریں گے۔

سٹاک ہالم ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ جرمنی نے ناروے کے مغربی ساحل پر ۵۰ ہزار سپاہی جمع کر رکھے ہیں نازی فوجوں کی اس نقل و حرکت کے متعلق سیاسی حلقوں میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ ناروے کی پروپیگنڈا منسٹر کے بیان کے مطابق نازیوں نے گرین لینڈ آئس لینڈ اور ڈنمارک کے جزیرہ فارو کا مطالبہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ افغانستان میں ایک بجلی کمپنی قائم ہو رہی ہے جس کو تمام افغانستان میں بجلی پیدا کرنے اور مہیا کرنے کا ٹھیکہ دیا جائیگا۔ اس ٹھیکہ کی میعاد پچاس سال ہو گی۔ کمپنی کا منظور شدہ سرمایہ ساٹھ ملین افغانی روپیہ ہے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ امریکہ کی پریذیڈنسی کے امیدوار مسٹر وینڈل ولکی نے گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دو بار اس بات پر زور دیا۔ کہ برطانیہ کو اور زیادہ مدد دی جانی چاہئے مسٹر ولکی نے کہا۔ ہمیں قانون کے اندر رہ کر زیادہ سے زیادہ مدد دینی چاہئیے اگر ہم اس قدر مدد نہیں دے رہے۔ جو دے سکتے ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم برطانیہ کی سلامتی کو معمولی بات سمجھتے ہیں۔ مدد دینے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ سامان تیار کریں اس سے برطانیہ کو ہی مدد نہیں دی جائیگی بلکہ دنیا کی جمہوریت کو بھی مدد دی جائیگی برطانیہ امریکہ کے بچاؤ کا پہلا مورچہ ہے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ برما روڈ کھلے ۲۴ گھنٹے ہو چکے ہیں۔ لڑائی کا سامان چین کو جانا شروع ہو گیا ہے۔ جاپان نے دھمکی دی تھی۔ کہ سڑک پر بم گرائے جائیں گے مگر ابھی تک کوئی حملہ نہیں کیا گیا۔ چینی افسروں نے سڑک کے ساتھ ساتھ ایسی جگہیں بنا دی ہیں۔ کہ جہاں حملہ کے وقت لاریاں چھپائی جا سکیں۔ نیز جگہ جگہ مزدوروں کے جتھے جمع کر رکھے ہیں۔ تا کہ اگر ہوائی حملہ کی وجہ سے سڑک کہیں سے ٹوٹ جائے۔ تو اسے فوراً درست کیا جا سکے

لنڈن ۸ اکتوبر۔ ہانگ کانگ سے خبر پہنچی ہے کہ برما روڈ کے کھلنے سے پہلے یہاں سے جس طرح سامان چین کو بھیجا جاتا تھا۔ اب پھر بھیجا جائے گا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ انگریزی ہوائی بیڑے میں بھرتی ہونے کے لئے بیس ہندوستانیوں کی جو پارٹی لنڈن گئی ہے کل شام بادشاہ اور ملکہ نے اسے چائے پر بلایا۔ شام کو یہ پارٹی ایک جلسہ میں شریک ہوئی جو اس کا خیر مقدم کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ آج موسم خراب ہونے کی وجہ سے کوئی حملہ نہیں کیا گیا اس سے پہلے جو حملے کئے گئے۔ ان کی وجہ سے برلن اور دوسرے اہم مقامات میں بہت نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ رائٹر نے بیان کیا ہے کہ مصری پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۴ نومبر کو منعقد ہو گا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ اطلاع پہنچی ہے کہ جرمنی اور اٹلی نے روس کو لکھ دیا ہے۔ کہ ان کا ارادہ ہے کہ بلقانی ملکوں کو روس سے بچایا جائے۔

قاہرہ ۸ اکتوبر۔ اٹلی کی فوجیں سدی برانی میں ایک ماہ سے پڑی ہوئی ہیں۔ جہاں سے آگے بڑھنے کی ان میں جرأت نہیں ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز حملے کر کے انہیں نقصان پہنچا رہے ہیں۔

دہلی ۸ اکتوبر۔ آج سے ایک ہفتہ بعد مغربی ملکوں کے نمائندوں کی کانفرنس دہلی میں منعقد ہو گی۔ نیوزی لینڈ کے نمائندے بھی پہنچ گئے ہیں مغربی افریقہ کے ڈیلیگیٹوں نے ہندوستان کے بعض صنعتی کارخانوں کا معائنہ کیا ہے

دہلی ۸ اکتوبر۔ سر الیگزینڈر راجرز دہلی میں بیمار ہو گئے ہیں اس لئے کانپور نہیں جا سکے۔

دہلی ۸ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ۶ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو سامان جنگ بنانے کے متعلق مشورہ دیا کریگی۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ کہا گیا ہے کہ رومانیہ کے انگریزی سفیر واپس آنے والے ہیں مگر سرکاری طور پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah